سوال

(337) بہنوں اور بھائیوں میں تقسیم؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک عورت نے اپنی زندگی میں چھ مرلہ پلاٹ فروخت کر کے اس کی قیمت استعمال کر لی ہے لیکن وہ خریدنے والوں کے نام انتقال نہیں کرا سکی، اب وہ فوت ہو گئی ہے اور اس کا ایک مکان ہے جو اس نے ترکہ میں چھوڑا ہے، اس کی سات بیٹیاں اور دو بہن بھائی ہیں جو باپ کی طرف سے ہیں، متروکہ جائیداد کی تقسیم کس طرح ہو گی؟ جب کہ اس کے بہن بھائی اس کے پلاٹ سے بھی حصہ مانگتے ہیں جو فروخت ہو چکا ہے، قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کا حل بتائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

انسان اپنی زندگی میں جو چیز فروخت کر دیتا ہے وہ اس کا مالک نہیں رہتا، پلاٹ کا بھی یہی معاملہ ہے وہ اس نے فروخت کر کے اس کی قیمت استعمال کر لی ہے، اگر اس کا انتقال نہیں ہوا تو یہ ایک قانونی معاملہ ہے۔ شرعی ورثاء کو چاہیے کہ وہ فروخت شدہ پلاٹ سے اپنا حصہ مانگنے کی بجائے خریدار کے نام اس کا انتقال کرائیں، کیونکہ وہ پلاٹ مرحومہ کا نہیں ہے بلکہ اس نے اپنی زندگی میں اسے فروخت کر کے اس کی قیمت استعمال کر لی ہے اور اسے اپنی ملکیت سے نکال دیا ہے، اب صرف وہ جائیداد تقسیم ہو گی جو مرنے کے وقت اس کے قبضہ میں تھی اور اس کی مالک تھی۔ سوال سے معلوم ہوا ہے کہ مرحومہ کا ترکہ صرف ایک مکان ہے جس میں وہ رہائش پذیر تھی، اب وہی مکان شرعی ورثاء میں تقسیم ہو گا جس کی تفصیل حسب ذیل ہے: مرحومہ کی سات بیٹیوں کو مکان کا 2/3 ملے گا، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَإِن كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ﴾ [1]

’’اگر میت کی صرف لڑکیاں ہی ہیں اور وہ دو سے زیادہ ہیں تو انہیں مال متروکہ کا دو تہائی ملے گا۔‘‘

لڑکیوں کو حصہ دینے کے بعد جو 1/3 باقی بچے گا وہ پدری بہن بھائیوں میں تقسیم ہو گا، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِن كَانُوا إِخْوَةً رِّجَالًا وَنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ﴾ [2]

’’اگر میت کے بہن بھائی مرد اور عورتیں دونوں قسم کے ہیں تو مرد کو دو عورتوں کے برابر حصہ دیا جائے گا۔‘‘

سہولت کے پیش نظر متروکہ جائیداد کے تریسٹھ (۶۳) حصے کیے جائیں، ان میں سے دو تہائی یعنی بیالیس حصے سات بیٹیوں کے ہیں، ہر بیٹی کو چھ چھ حصے دیئے جائیں۔ باقی اکیس حصے اس

طرح تقسیم کیے جائیں کہ بھائی کو بہن کے مقابلہ میں دو حصے ملیں یعنی بھائی کو چودہ اور بہن کو سات دینا ہوں گے۔ بہر حال وہ پلاٹ جو مرحومہ نے اپنی زندگی میں فروخت کرکے اس کی قیمت استعمال کرلی ہے، اس میں شرعی ورثاء کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

۴[1]/النساء: ۱۱۔

[2]۴/النساء: ۱۷۶۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 3، صفحہ نمبر: 293

محدث فتویٰ